برطانیہ کے 52ویں جلسہ سالانہ 2018ء کے موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

تلاوتِ قرآن کریم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اور پھر اردو منظوم کلام کے پڑھے جانے کے بعد امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منبر پر تشریف لائے اور تشہّد و تعوّذ و تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں محو حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ نے سورۃ الفاتحہ کی آیت '**الحمد للہ ربّ العالمین**' کو دوہرا کر پڑھا اور پھر سورۃ النّمل کی آیت 63 کی تلاوت فرمائی: **أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ۔ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (النّمل:63)**

اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ یا پھر وہ کون ہے جو بیقرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات کے حوالہ سے دعا کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ دعا سے آخری فتح ہوگی۔

آپ نے فرمایا ہمارا تو سارا دارومدار دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو دعا کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ بھی انتظار میں ہے کہ مومن دعا کرے۔ پھر آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ یہ زمانہ اس قسم کا آ گیا ہے کہ انصاف اور دیانت سے کام نہیں لیا جاتا اور بہت تھوڑے لوگ ہیں جن کے واسطے دلائل مفید ہو سکتے ہیں ورنہ دلائل کی پرواہ ہی نہیں کی جاتی۔ فرمایا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دعا سے آخری فتح ہو گی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ دنیا دار دشمن ہمیں تکالیف پہنچاتا ہے۔ لیکن سب بھروسہ اور سب توکّل اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ اور جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس کے لئے ہمیں 'مضطر' بن کر دعائیں کرنا ہوں گی۔ 'مضطر' کے مطلب کو مزید کھول کر بیان کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ مضطر وہ ہے جو اپنے چاروں طرف مشکلات ہی مشکلات دیکھتا ہے اور کوئی دنیاوی اور مادی راستہ اسے ان مشکلات سے نکلنے کا نظر نہیں آتا اور ایسے میں صرف اسے ایک راستہ دکھائی دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ ہے۔ اسے یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جانے سے ہی مجھے پناہ ملے گی اور کوئی ذریعہ پناہ کا باقی نہیں رہا۔ گویا مضطر وہ ہے جس کے سب سامان کٹ جائیں سب وسیلے ختم ہو جائیں اور کوئی وسیلہ نہ رہے اس یقین سے اور اس بیقراری سے انسان دعائیں کرے پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنی بات پوری فرماتا ہے کہ وہ تکالیف اور مشکلات دور کر دیتا ہے۔

حضورِ انور نے اس لفظ کی مزید تشریح نبی اکرم ﷺ کی ایک دعا کے ذریعہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حالت کی دعا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ **لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ**۔ اس دعا کا تشریحی ترجمہ حضرت مصلح موعود نے اس طرح کیا ہے، بڑا خوبصورت ترجمہ ہے، کہ اے خدا تیرے عذاب اور تیری طرف سے آنے والے ابتلاؤں سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں سوائے اس کے کہ میں سب طرف سے مایوس ہو کر اور آنکھیں بند کر کے تیری طرف آ جاؤں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ **لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ** والی جو حالت ہے یہی اضطرار کی کیفیت ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ نے اس آیت میں یہ کہا ہے کہ **أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ** تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ایسے شخص کی دعا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ملجا اور ماویٰ نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا **مَنْجَأ** قرار نہیں دیتا، اس کو کسی اور ذریعہ سے نجات نہیں مل سکتی تو پھر وہ دعا ضرور سنی جاتی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ: پس صرف رونے گڑگڑانے کا نام اضطرار نہیں اور نہ صرف رونا دعا کی قبولیت کی شرط ہے بلکہ پورا توکل اور آسرا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہونا اور اس کے لئے اضطراری کیفیت قبولیت کی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رأفت اور رحمت کو جوش میں لانا ضروری ہے۔

حدیث نبوی ﷺ کا حوالہ دیتے ہوئے حضورِ انور نے دعا کے مضمون کو مزید واضح کرتے ہوئے فرمایا:

حدیث میں جو آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میری طرف ایک قدم بڑھاتا ہے مَیں اس کی طرف دو قدم بڑھاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں تو اس کے لئے وہ کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور مستقل دعاؤں کی ضرورت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت و رأفت کو جوش میں لایا جائے اور وہ ہماری طرف دوڑ کر آئے۔ اگر ہماری یہ حالت ہو جائے گی تو نہ سیاستدان ہمارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں، نہ نام نہاد علماء، نہ سرکاری افسران جو پاکستان میں خاص طور پر اور بعض دوسرے ملکوں میں بھی بعض جگہ ہم پر زمین تنگ کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے قبولیتِ دعا کے مضمون کے اسرار سے پردہ اٹھایا کہ اللہ تعالیٰ کے قبولیت دعا کے بارے میں ارشاد کی حقیقت یہ ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کے تلاش کی ضرورت ہے، ہمیں ایمان و ایقان میں ترقی کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں اپنے آپ کو مضطر بنانے کی ضرورت ہے اور جتنی جلدی من حیث الجماعت ہم اپنی یہ حالت بنائیں گے اتنی جلدی ہی دشمن کو ختم ہوتے اور ہوائیں اڑتے دیکھیں گے۔

حضورِ انور نے جلسہ کے ایّام میں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

بعض دن اور ماحول بعض چیزوں کے لئے سازگار ہوتے ہیں۔ آجکل جلسہ کے یہ دن بھی ہمیں اس طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں اور عملی طور پر بھی ہمیں اپنی حالتوں میں یہ کیفیت پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں۔ ان دنوں میں خاص طور پر ہر بڑا چھوٹا مرد عورت دعاؤں کی طرف توجہ دیں، اپنا وقت فضول باتوں میں ضائع کرنے کے بجائے دعاؤں میں گزاریں۔ نمازوں اور نوافل کے علاوہ چلتے پھرتے ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیں، قرآنی دعاؤں کی طرف توجہ دیں، مسنون دعاؤں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا ورد کرتے رہیں۔ ایک اضطراب اور اضطرار کی کیفیت اپنے اندر پیدا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد اور پہلے سے بڑھ کر اترتا دیکھیں۔ دشمن کو تو اپنی طاقت اور اپنی اکثریت اور اپنی حکومت پر گھمنڈ ہے لیکن ہم ان حالات میں خالص ہو کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنا ملجا و ماویٰ بنائیں۔

حضورِ انور ایّدہ اللہ نے خاص طور پر ان دنوں میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ درود شریف بھی ان دنوں میں بہت پڑھیں۔ بڑے صدمے کی یہ بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے جا رہے ہیں اور استہزاء کیا جا رہا ہے اور حرکتیں کی جا رہی ہیں ایسی۔ اللہ تعالیٰ ان مخالفین کے شر ان پر الٹائے۔ اس کے لئے درود شریف بھی بہت زیادہ پڑھیں۔

حضورِ انور نے اس کے بعد بعض دعاؤں کے معانی کو سمجھاتے ہوئے ان کے ورد کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت میں بعض دعائیں ان کی مختصر وضاحت کے ساتھ آپ کے سامنے رکھوں گا تا کہ ان کا کچھ ادراک بھی ہو۔ صرف منہ ہی سے نہ پڑھ رہے ہوں بلکہ ان کو پڑھتے ہوئے اضطرار اور اضطراب بھی پیدا ہو۔ اس لئے ان دعاؤں کے مطالب اور معانی بھی سامنے ہونے چاہئیں۔

بعد ازاں حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کو درج ذیل دعائیں عام ایام میں عموماً اور جلسہ کے ان تین ایام میں خصوصاً پڑھنے کی تحریک فرمائی:

درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (اٰلِ عمران:9)

"اے ہمارے ربّ! تُو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحم (کے سامان) عطا کر۔ یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔"

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (اٰلِ عمران:148) "اے ہمارے ربّ! ہمارے قصور (یعنی کوتاہیاں) اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔"

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24) "اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرۃ:202) "اے ہمارے ربّ! ہمیں (اس) دنیا (کی زندگی) میں (بھی) کامیابی دے اور آخرت میں (بھی) کامیابی (دے) اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

دشمن کے شر سے بچنے کے لئے آنحضرت ﷺ کی ایک دعا: **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ** (سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب تفریع أبواب الوتر باب مایقول الرجل إذا خاف قوما) "اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔"

دشمن کے شر سے بچنے کے لئے حضرت اقدس مسیح

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا: **رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي**۔ (تذکرہ زیر 6/دسمبر 1902ء) اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس کے بعد دعا کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزید ارشادات بیان فرمائے اور اپنے خطاب کا اختتام اس دعا پر فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کو ان کا حق ادا کرتے ہوئے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں لے لے، ہمیں دین پر قائم رکھے، ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے اور جماعت کی ترقیات کے نظارے ہمیں پہلے سے بڑھ کر دکھاتا چلا جائے۔ دشمن کی ہر منصوبے کو خاک میں ملا دے۔

بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

(اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔)

اس کے ساتھ جلسہ کی پہلے دن کی باقاعدہ کارروائی اختتام کو پہنچی۔